چند جدید فقہی سوالات پر فتاوی

گزشتہ دنوں حضرت مولانا عبدالجبار نقشبندی صاحب دامت برکاتہم کی جانب سے فتاوی الفیضان کا تحفہ موصول ہوا......اس میں مذکور مسائل اور فتاوی کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا اور مفید پایا اس کے انداز تحقیق وتدقیق کو دیکھ کر ارادہ ہوا کہ مجلہ فقہ اسلامی میں اس کا تعارف پیش کیا جائے ، چنانچہ اس کے بعض فتاوی کا انتخاب پیش خدمت ہے۔فتاوی کے مطالعہ سے اس مجموعہ فتاوی (الفیضان) کی قدرومنزلت انشاءاللہ قارئین پر خود ہی واضح ہوجائے گی اور کسی مزید تعارف کی حاجت نہ رہے گی......

نور احمد شاہتاز

(۱)

فحش فلموں کی (CDs.DVDs) ڈی وی ڈی اور سی ڈی کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء دین جو شخص ہر قسم کی CDs, DVDs 'اچھی' بری' اخلاقی وغیر اخلاقی فلموں کا کاروبار کرتا ہے اور گندی فحش فلمیں بیچتا ہے اس کے کاروبار کی آمدنی کیسی ہے' حلال یا حرام؟ اور اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنا' رشتہ دینا اور لینا کیسا ہے؟ (سائل: قاری محمد اعظم سلطانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک العلام الوھاب

فحش فلموں کی CDs, DVDs بیچنا حرام ہے اور کئی دوسرے حرام کاموں کا سبب ہے اس سے انسانی فکر میں بے حیائی جنم لیتی اور شھوت انگیز خیالات پیدا ہوتے ہیں نتیجۃً معاشرے میں زنا کاری عام ہوتی ہے' جو مسلمان اس برے پیشے میں ملوث ہیں انہیں اپنی آخرت وعاقبت کی فکر کرنی چاہیے کیوں کہ فحش

فلمیں بیچنا برائی تک رسائی دینے اور گناہ کے کام میں مدد دینے کے مترادف ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۂ آیت :۲)یعنی''برائی اور زیادتی کے کاموں باہم مدد نہ کرو۔اسی طرح ایک اورجگہ کلام الہی میں ہے:ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃفی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ(النورٗ آیت :۹۱)یعنی''بے شک جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلےان کے لیے دنیااورآخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

علامہ ابن نجیم المصری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:ولایجوزالاجارۃ علی شئی من الغناء واللھووالنوح والمزامیر والطبل (البحرالرائق کتاب الاجارۃ ٗباب الاجارۃ الفاسدۃٗ ج۸ٗص ۶۳ٗمطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)یعنی'' گانےٗلھوٗنوحہٗ آلات موسیقی اورڈھول کااجارہ ناجائز ہے۔''متعددنصوص شرعیہ وعبارات فقہاء کامستفادیہی ہے کہ مایتوسل بہ الی اقامۃالحرام یکون حراما۔یعنی: جوچیزحرام کام کاسبب بنے وہ حرام ہے۔لہذا گانوں فلموں کی CDs, DVDs بیچناٗ خریدوفروخت کرناحرام اورناجائز کام ہےٗایسا کاروبارکرنے والے کونصیحت کی جائے اوراس کاربدکی برائی سے آگاہ کیاجائے پھربھی اگربازنہ آئے تواس سے تعلقات ختم کردیے جائیں تاکہ معاشرے سے برائی کی بیخ کنی ہواوردوسروں کوعبرت حاصل ہو۔ارشادباری تعالی ہے:فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظالمین (سورۃالانعامٗآیت :۸۶)یعنی ''تویادآنے پرظالموں کے پاس مت بیٹھ''اورایسے شخص سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے میں برادری اورخاندان والوں کواحتیاط برتنی چاہیے کہ کہیں اس کےفسق وفجور سے اس کی اہلیہ اورنسلیں متاثر نہ ہوں یہاں تک کہ یقین ہوجائے کہ وہ شخص اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرچکاہے۔واللہ تعالی اعلم۔

کتبہ :ابوالضیاءمحمدشوکت رضانقشبندی المتخصص فی الافتاءدارالافتاءالفیضان

(فتاوی الفیضان ازمفتی عبدالرحمن قادری)

(۲)

سودی بینک یاسودخورکومکان کرایہ پردینا کیساہے؟

استفتاء:

کیافرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سودی بینک یاسودخورکومکان

یا پلاٹ کرائے پر دینا کیسا ہے؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: محمد رفیق قادری ساکن: محلہ قادرآباد ضلع لیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: ھوالموفق للصواب

سودی بینک یا سودخور کو جگہ یا پلاٹ بغرض کرایہ دینا جائز ہے۔ اور جو برا کام اس میں کیا جائے اس کا گناہ فاعل/کرایہ دار پر ہے نہ کہ مجیر (کرایہ پر دینے والا/ مالک) پر۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: ولاتزروازرۃوزراخری '(فاطر:۱۸) یعنی ''کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی''۔ شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں: من اجربیتالیتخذفیه بیت ناراوکنیسةاویباع فیه الخمر بالسوادفلاباس به'لان الاجارة تردعلی منفعةالبیت ولامعصیة فیه'ان المعصیة بفعل المستاجر۔ (ھدایة 'کتاب الاجارۃ) یعنی ''کسی گھر کو اجرت پر دیا تا کہ وہ اس میں آتش کدہ یا گرجا گھر بنائے یا اس میں شراب فروخت کیجائے تو اس میں (کرایہ لینے میں) کوئی حرج نہیں' کیونکہ اجارہ منفعت بیت پر لیا جاتا ہے نہ کہ اس معصیت پر جو اس میں کی جائے۔ اس لئے کہ معصیت مکان کو کرایہ پر لینے والے کا فعل ہے۔'' لہذا اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔ اور سودی بینک میں یہ ضروری نہیں کہ سارے کا سارا پیسہ سود کا ہو۔ کیونکہ اس میں بعض کام حرام ہیں تو بعض حلال بھی ہیں لہذا یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ سب مال حرام ہے' سو جب حرام یقینی نہ ہو تو بینک کو کرایہ پر دکان دے سکتے ہیں' اور اس سے حاصل ہونے والا کرایہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ مفتی وقارالدین قادری رضوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ''بینکوں میں سب روپیہ سود کا ہی نہیں ہوتا' جب بینک شروع کیا جاتا ہے تو حصہ دار اپنے روپے سے فنڈ اکٹھا کر کے بینک کی ابتداء کرتے ہیں۔ اس کے بعد جو لوگ کرنٹ اکاؤنٹ میں روپے جمع کرتے ہیں۔ ان کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لوگ ''ایل سی'' کھولتے ہیں اگر اس میں کل روپیہ جمع کرتے ہیں تو اس کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس میں بھی سود کا نام نہیں ہے۔ لہذا سب سے خرید و فروخت اور ملازمت اور سارے معاملات کو ناجائز نہیں قرار دیا جاسکتا''۔ (وقارالفتاوی 'جلد:۳' سود کا بیان) جب تمام مال کا حرام ہونا واضح نہ ہو تو اس سے کرایہ وصول کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ امام فخرالدین اوزجندی المتوفی ۵۹۲ھ تحریر فرماتے ہیں: ان

لم یعلم الاخذ انه من ماله اومن مال غیره فهو حلال حتی یتبین انه حرام (فتاوی قاضی خان'کتاب الحظر والاباحه)۔یعنی ''اگر لینے والے کومعلوم نہیں کہ اس کا مال (حرام) ہے یا غیرکا تواس کے لئے حلال ہے یہاں تک کہ اس کے لئے حرام واضح نہ ہوجائے۔''اسی طرح فقہ حنفی کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیریہ میں ہے:عن الامام الفقیه ابی اللیث قال بعضهم یجوز مالم یعلم انه یعطیه من حرام قال محمدوبه ناخذ مالم نعرف شیاحرامابعینه وهو قال ابی حنیفةرحمه الله تعالی واصحابه۔(فتاوی عالمگیریہ'کتاب الکراھیة'الباب الثانی عشر)یعنی ''امام فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ بعض فقہاء نے کہا کہ جب تک اجیر کومعلوم نہ ہوکہ متاجراسے حرام ہی سے کرایہ دے گاتوایسے کوکرایہ لیناجائز ہے۔امام محمدعلیہ الرحمہ نے فرمایا ہمارایہی مختار ہے کہ جب تک بعینہ حرام ہونے کاعلم نہیں ہے۔یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کاقول ہے''۔اسی طرح فتاوی عالمگیریہ میں ایک اورجگہ اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:واذا استاجرالذمی من المسلم دارلیسکنهافلاباس بذلک وان شرب فیهاالخمر وعبدفیهاالصلیب اوادخل فیهاالخنازیر'ولم یلحق المسلم فی ذلک باس'لان المسلم لایواجرلذلک انماآجرللسکنی 'کذا فی المحیط ۔(فتاوی عالمگیریہ'کتاب الاجارہ الباب الخامس عشر)۔یعنی''جب ذمی کسی مسلمان سے کرایہ پرگھرلے لے تواس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ذمی اس گھرمیں شراب پیتاہواورصلیب کی پوجاکرتاہویااس میں خنزیر وں کوداخل کرتاہوتومسلمان کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مسلمان ان کاموں کی اجرت نہیں لیتا'بلکہ وہ سکنی یعنی رہنے کاکرایہ وصول کرتاہے۔اسی طرح محیط میں مذکورہے''۔اسی کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام مجددامام احمدرضاعلیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:''ورنہ فتوی مطلقاجواز پر ہے یعنی اگرچہ اس کے پاس اموال حرام ہونایقینی ہو۔مگریہ روپیہ کہ اس کرایہ میں دیتاہے بعینہ اس کاحرام ہونامعلوم نہیں تولیناجائز اگرچہ اس کااکثرمال حرام ہی ہو''۔(فتاوی رضویہ جدیدہ'ج:۱۹۔ص:۳۳۳'۳۳۴'کتاب الاجارہ)۔مزیدفرماتے ہیں کہ :''مسلمان مکان کرایہ پردے'اس کی غرض کرایہ سے ہے۔اوراعمال نیت پرہیں'یہ نیت کیوں کرے کہ اس لئے دیتاہے کہ اس میں شراب نوشی وشراب فروشی ہو'ایسی حالت میں اس کے لئے کرایہ حلال ہے۔ہاں جواس میں حرام نیت کوشامل کرے تووہ خودہی گنہگاربنتاہے۔(فتاوی رضویہ جدیدہ'ج:۱۹'ص:۵۰۱)۔لہذا سودی بینک کوکرایہ پرجگہ دی جاسکتی ہے'تاہم ایساادارہ ہوجہاں سودکاکوئی بھی عنصرنہ ہواسے دینازیادہ بہتر ہے تاکہ

گناہ کوروکا جاسکے۔واللہ تعالی اعلم

کتبہ:ابوالنور محمد سمیع اللہ ساسولی نقشبندی المتخصص فی الفقہ الحنفی

---

(۳)

جنریٹراورٹیکسی کے کاروبار پرزکوۃ کاحکم؟

الاستفتاء:

۱۔اگرکسی کاجنریٹر (Generator) کاکاروبار ہوتوکیاسال گذرنے پروہ جنریٹرپرزکوۃ نکالے گایانہیں؛اگرنکالے گاتوکس وجہ سے؟

۲۔اگرکسی کی رقم ٹیکسی (Taxi) کےکاروبارمیں مضاربت پرلگی ہوتوکیااس رقم پربھی زکوۃ فرض ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱)عموماجس کاجنریٹرکاکاروبارہواس نے بیچنے کے ارادہ سے لئے ہوتے ہیں لہذا یہ مال تجارت شمارہوئے اوران پرزکوۃ ہوگی۔جیسے ہی مال تجارت کی مالیت (Market value)چاندی کے نصاب کے برابر ہوجائے اس کی زکوۃ لازم ہوجائے گی۔سال کے آخرمیں جوکلوسنگ اسٹاک(Closing Stock)ہواس کی مالیت پرزکوۃ نکالی جائے گی۔ہدایہ میں ہے **وان اشتری شیئا ونواہ للتجارۃ کان للتجارۃ لاتصال النیۃ بالعمل** یعنی''اگرکوئی چیزتجارت کی نیت سے خریدی تونیت کے اس(خریدنے کے)عمل سے متصل ہونے کی وجہ سے وہ مال تجارت ہوجائے گی''(الھدایہ؛کتاب الزکوۃ)۔بدائع الصنائع میں ہے **واماالاموال التجارۃ فتقدیرالنصاب فیھابقیمتھا**یعنی ''اوراموال تجارت میں نصاب کی مقداراس چیزکی قیمت کےمطابق ہوگی''(بدائع الصنائع؛کتاب الزکوۃ؛فصل اموال التجارۃ)۔مفتی اعظم پاکستان علامہ وقارالدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں''کسی چیزکوخریدنے کے وقت اگریہ ارادہ ہوکہ اس کوفروخت کریگاتووہ مال تجارت ہوجاتاہے اس کی قیمت پرزکوۃ ہوتی ہے اگرخریدتے وقت بیچنے کی نیت نہ تھی تواس کی قیمت پرزکوۃ نہیں ہوتی''(وقارالفتاوی؛جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

(۲) جو رقم کاروبار میں لگادی یا مضاربت کے طور پر انویسٹ (Invest) کردی اب اس سے جو ماہانہ آمدنی ہورہی ہے اس کو جمع کرتا رہے جیسے ہی نصاب کے برابر رقم پہنچ جائے اوراس پر ایک سال گذرجائے تو زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔کل رقم جولگائی وہ ہاتھ میں نہیں بلکہ کاروبار میں لگ گئی ہے اس سرمایہ (Capital) پر زکوۃ نہیں۔مذکورہ مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''زکوۃ تین قسم کے مال پر ہے ثمن یعنی سونا چاندی (نوٹ اور پیسہ) مال تجارت اور صائمہ یعنی چرائی کے چھوٹے جانوراور کرایہ پر چلنے والے ٹرکوں اوربسوں کی قیمت مذکورہ چیزوں میں سے کوئی نہیں لہذا زکوۃ صرف ان گاڑیوں کی آمدنی پرواجب ہے قیمت پر نہیں'' (فتاوی فقیہ ملت' جلد ا' کتاب الزکاۃ)۔یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ نے کراچی میں اپنے نام سے سجاد کباب ہاؤس کھولنے کا ارادہ کیا تو اب اس دکان پر یا آپ کی لگائی ہوئی رقم پر زکوۃ نہیں ہوگی بلکہ آپ کو جو ماہانہ نفع (profit) ملے گا اس کے نصاب تک پہنچنے اورسال گذرنے کے بعد اس پر زکوۃ ہوگی۔واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد شفیق الرحیم خان المتخصص فی الفقہ الحنفی

---

(۴)

کیا مروجہ کرکٹ میچ کے لئے دعا کرنا جائز ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ مروجہ انٹرنیشنل کرکٹ میچز (International cricket Matches) میں قومی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرنا کیسا ہے؟ خاص طور پر ورلڈ کپ (world Cup) اور ٹی ٹوئنٹی سیریز (T/20 series) وغیرہ جس میں فتح حاصل کرنے سے ہمارے ملک وقوم کی عزت اوروقار بھی بڑھتا ہے؟ (سائل: ریحان احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رسول پاک ﷺ نے دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ' عن النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:الدعاء مخ العبادة-حضرات انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا''دعاعبادت کامغزہے''(سنن الترمذی ابواب الدعوات 'باب ماجاء فی فضل الدعاء رقم الحدیث ۳۳۷۱)۔یہ اہم کام جائز کاموں کے لیے جائز و مستحسن بلکہ حکم قرآنی ہے اورناجائز کاموں کے لیے ناجائز وسخت حرام۔فی زمانہ رائج کرکٹ میچ بہت ساری غیرشرعی قباحتوں کامجموعہ بن چکاہے لہذا اس کے لیے دعاکرناسخت ناجائز ہے۔ہمیں تعجب ہے کہ یہ پوچھا گیاکہ کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنا کیساہے!فی الحقیقت سوال تو یہ ہونا چاہیے کہ کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنے میں کیا کیانحوستیں اوروبال ہیں؟

اولامروجہ کرکٹ میچ محرمات کامجموعہ ہے'ٹی وی پرکوئی بھی کرکٹ میچ دیکھنا'بدنگاہی اورحرام دیکھے بغیرممکن نہیں۔نہ چاہتے ہوئے بھی ٹی وی اسکرین پربار بارکرکٹ میچ دیکھنے والے اوردیکھنے والیاں اپنی آنکھوں کوحرام سے بھرتے ہیں اورجہنم میں جانے کاسامان کرتے ہیں کیوں کہ شریعت مطہرہ میں نامحرم کودیکھناسخت گناہ ہے'صرف ضرورت شرعیہ کے وقت پہلی نگاہ کی اجازت ہے ورنہ شدیدممانعت ہے کہ اللہ رب العزت نے واضح طورپرقرآن پاک میں ارشادفرمایا ہے:قل للمؤمنین یغضوامن ابصارھم ویحفظوافروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بمایصنعون {۳۰}وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ''مسلمان مردوں کوحکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کوان کے کاموں کی خبرہے اورمسلمان عورتوں کوحکم دوکہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اوراپنی پارسائی کی حفاظت کریں(پارہ ۱۸'سورہ نورآیت ۳۱)حدیث پاک میں ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ''اللہ لعنت کرے(بلاضرورت)اجنبی عورت کودیکھنے والے پراوراس(عورت)پرجو(بلاضرورت اپنے آپ کواجنبی مردپرظاہرکرتے ہوئے)دیکھی جائے''(سنن الکبری للبیھقی'کتاب النکاح'باب ماجاء فی الرجل ینظر الی عورۃ الرجل۔الخ'رقم الحدیث ۱۳۵۶۶)۔ایمان سے کہیے!کیاکرکٹ میچ دیکھنے کے دوران ان قرآنی آیات اوراحادیث پرعمل ہوسکتاہے؟کھیل کے دوران کیمرہ مین کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہوتی ہے کہ تماشائیوں میں دیدہ زیب'زرق برق'چست اورکم لباس خواتین کوتلاش کرکے دکھلائے'بلکہ یہی نہیں اب توشرم وحیا کاجنازہ ہی اٹھ گیاکہ بعض میچوں میں ہرچوکے اورچھکے کے بعدباؤنڈری لائن پرچیرلیڈرز(Cheerleaders)کے نام سے نیم برہنہ خواتین رقص کرتی ہیں اوریہ حرام فعل پورے

میچ کے دوران جاری رہتا ہے اور ٹی وی اسکرین پر دکھایا جاتا رہتا ہے۔گویا حرام کے دلدادہ اور اللہ رب جل جلالہ کے قہر کو دعوت دینے والے ایک تیر میں دوشکار کے خواہشمند ہیں' کرکٹ بھی دیکھیں اور رقص کی محفل بھی'الامان والحفیظ۔اسی پر بس نہیں بھی کرکٹ میچ اگر بیرونی ممالک میں ہو مثلاً آسٹریلیا' نیوزی لینڈ ساؤتھ افریقہ' تو وہاں کے مادر پدر آزادی کے متوالے سارے ننگے ایک ہی حمام میں ہونے کا منظر پیش کرتے ہوئے سن باتھ (Sunbath) کے نام پر مرد وعورت فقط شرمگاہ کو چھپا کر لیٹے رہتے ہیں اور ٹی وی اسکرین پر یہ واہیات مناظر بار بار بلکہ خصوصاً دکھائے جاتے ہیں۔

کیا خوب قیامت کا ہے کوئی دن اور جو کمی رہ جاتی ہے وہ میچ کے دوران چلنے والے اشتہارات (advertisements) کے ذریعے پوری کردی جاتی ہے۔موبائل کا اشتہار ہو خواہ کھانے پینے کا' حتی کہ مردانہ ملبوسات کے اشتہار میں بھی نیم برہنہ' چست لباس اور جسم کی نمائش کرنے والی خواتین جزولاینفک ہیں۔ایسا لگتا ہے کرکٹ میچ دکھانے والے کرکٹ میچ کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بے حیا بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہتے۔ہمیں حیرت ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی ماں' بہن اور بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ تماشا دیکھتے ہیں پھر پوچھتے ہیں''مولانا صاحب! آج کون جیتے گا؟دعا کرنا کیسا ہے؟العیاذ باللہ تعالی من ذالک۔

ثانیاً کرکٹ میچ کے دوران اذانوں کی حرمت اور ادب کا لحاظ قطعاً نہیں رکھا جاتا' اکثر اذان کے دوران گانے باجے بج رہے ہوتے ہیں اور تماشائی اپنے شوروغل میں مست ہوتے ہیں۔مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی کیف آور اور نجات دہندہ صدائیں دے رہا ہوتا ہے مگر گراؤنڈ میں موجود غفلت کا مارا تماشائی اور لالچ کا شیدا کھلاڑی تو اپنی زیست کا کیف اور نجات کا راستہ کرکٹ ہی کو سمجھ بیٹھا ہے' تو بھلا کیوں صلوۃ اور فلاح پر لبیک کہے گا؟ حالانکہ اذان کی بے ادبی تو ایمان کے سلب کی وجہ بن سکتی ہے۔مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں''جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ عزوجل خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے''(بہار شریعت'جلد ا حصہ ۳'اذان کا بیان)۔آپ کا سوال تھا کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنا کیسا ہے'ہمارا سوال ہے کیا ان نماز بھلانے والوں کے لیے بھی دعا کرو گے؟جس کھیل میں برہنگی'رقص'گانے اور باجے ہیں کیا اس کے لیے دعا کرو گے؟

ثالثاً کچھ بعید نہیں کہ کوئی سخت دل یہ بھی کہہ دے کہ ہم صرف کامینٹری (Commentary) سنتے ہیں جب کوئی ایسا منظر آتا ہے تو ہم آنکھیں بند کرلیتے ہیں تو جواباً گذارش ہے کہ کس تماشے کی

کامینٹری سنتے ہیں جس میں علی الاعلان' اجتماعی طور پر نمازوں کو قضا کیا جاتا ہے ۔وہ نماز جسے مؤمن اور کافر کا فرق قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :بین الکفر والایمان ترک الصلاۃ 'کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے'' (سنن الترمذی' ابواب الایمان عن رسول اللہ ﷺ' باب ماجاء فی ترک الصلوۃ 'رقم الحدیث ۲۵۴۳)اب مسلمانوں میں یہ نماز ناپید ہے۔کھلاڑی اور تماشائی سب نمازیں قضاء کر کے اجتماعی طور پر رب کی نافرمانی کرتے ہیں۔دشمنان اسلام بھی خوب خوش ہوتے ہوں گے کہ مسلمانوں کو ٹھیک کام سے لگایا ہے کہ مسجدیں ویران اور اسٹیڈیم آباد' اذانوں کا ادب نہ نمازوں کی پرواہ ۔ٹھیک ہی کہا ہے کسی نے :

ہنسی آتی ہے مجھے کچھ کو حضرت انسان پر فعل بد خود ہی کریں' لعنت کریں شیطان پر

رابعا : مروجہ کرکٹ میچ عوام کو دھوکا دینے کا نام ہے۔ابتداء سے ہنوز ہر سال بڑے بڑے کھلاڑیوں' اداروں اور کاروباری حضرات کے سٹہ بازی میں ملوث ہونے اور سزا پانے کی خبریں آتی رہتیں ہیں۔کوئی ملک بھی کرکٹ پر سٹہ لگانے والوں اور کھلاڑیوں کے خریدنے والوں سے خالی نہیں۔عوام یہ سمجھتی ہے کہ جیت سے ملک کا نام روشن ہوگا جب کہ ان کی امیدوں کا مرکز کھلاڑی ہار کے لیے بک چکا ہوتا ہے۔بعض ملکوں میں اسے قانونی شکل دی جا چکی ہے۔کیا جوا اور سٹہ کھیلنے والوں کے لیے دعا کی جاتی ہے؟ دعا تو ان کی ہدایت کی ہونی چاہیے نہ کہ ان کے حرام کام میں جیت کی !۔

خامسا : کرکٹ میچ کے نام پر اپنی زندگی کے نہایت قیمتی اوقات کو بے دریغ ضائع کیا جاتا ہے۔قرآن تو کہے'' بے شک انسان خسارے میں ہے سوائے ایمان اور نیک اعمال والوں کے'' مگر کرکٹ میچ دیکھنے اور کھیلنے والے اس خسارے کی فکر اور نیک اعمال سے یکسر غافل نظر آتے ہیں۔جو لوگ ون ڈے میچ کی خاطر بلا مبالغہ سات سے آٹھ گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں انہی لوگوں کو تراویح میں ایک گھنٹہ قرآن سننا بھی گراں محسوس ہوتا ہے۔یہ وہ تلخ حقیقت ہے جس کا کرکٹ کھیلنے اور دیکھنے والوں نے تصور نہیں کیا۔یہ ڈریں اس دن سے جب نامہ اعمال ان کے سامنے ہوگا اور کہا جائے گا'' اقرا کتبک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا'' اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے (پارہ ۱۵'سورہ بنی اسرائیل' آیت ۱۴)۔اس دن ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اپنے ملک سے کھیلتے ہوئے کتنے رنز بنائے' کتنے چوکے لگائے' کتنے کھلاڑی آوٹ کیے' کس ٹیم نے ورلڈ کپ جیتا اور کس نے ایشیا کپ

بلکہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکے گا جب تک پانچ سوالوں کا جواب نہ دے دے۔**لاتزول قدم ابن آدم یوم القیامۃ من عندربہ حتی سال عن خمس 'عن عمرہ فیم افناہ وعن شبابہ فیم ابلاہ 'ومالہ من این اکتسبہ وفیم انفقہ 'وماذا عمل فیم علم** حضورﷺ نے ارشادفرمایا''بروزقیامت ابن آدم اپنے رب کی بارگاہ سے قدم نہ ہٹاسکے گاحتی کہ پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیاجائے(۱)اپنی عمرکن کاموں میں بتائی؟(۲)اپنی جوانی کس کام میں گزاری؟(۳)مال کہاں سے کمایا؟(۴)اورکہاں خرچ کیا؟(۵)جوعلم سیکھااس پرکہاں تک عمل کیا؟''(**سنن الترمذی 'ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق 'باب القیامۃ 'رقم الحدیث ۲۴۱۶**)۔آپکا کیاجواب ہوگا؟کرکٹ دیکھ کراوراس کے لیے دعاکرتے ہوئے جوانی گذری !نہیں نہیں۔اس تماشے کے دیکھنے سے بھی توبہ کریں'کیاخبریہ تماشادیکھتے دیکھتے موت آجائے تورب کوکیامنہ دکھاؤ گے کیونکہ جوحرام دیکھتے یاکرتے ہوئے فوت ہوجائے کل بروزقیامت اسی حال میں اٹھے گا۔**قال رسول اللہ ﷺ من مات علی شیئی بعثہ اللہ علیہ** 'رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا''جوجس حال میں مرے گااللہ تعالی اسی حال پراسے اٹھائے گا''(مسندالامام احمدبن حنبل 'مسندجابربن عبداللہ رضی اللہ عنہ 'رقم الحدیث ۱۴۳۷۲)دعاکامقصدتودنیااورآخرت کی کامیابی'مشکلات کاحل'دنیااورآخرت کے معاملات میں آسانی ہوتی ہے۔کرکٹ میچ کے لیے دعاکرنے میں آپ کوحاصل کیاہوگا؟آپ کونہ دنیاکافائدہ نہ آخرت کافائدہ 'یہ تومحض اورمحض لایعنی کام ہے۔حدیث پاک میں ہے **ان من حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ** ''بے شک بندے کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کوترک کردے''(سنن الترمذی 'ابواب الزہد'رقم الحدیث۲۳۱۸)ان پانچ اہم باتوں کے بعدمزیدکسی چیزکی حاجت نہ رہی کہ عقل مندرااشارہ کافی است'مگرخواجہ خواجگان کی چھٹی(۶رجب المرجب 'سالانہ عرس)کی نسبت سے چھٹی اورآخری بات۔

سادسا: بالفرض آپ کہیں گے کہ اس کھیل سے ملک وقوم کی بقاء اوراس کانام وشہرت ہے توہم آپ کوامیرالمؤمنین 'خلیفہ ثانی 'حضرت عمررضی اللہ عنہ کاارشادیاددلاتے ہیں۔حضرت عمرؓ فرماتے ہیں**انا کنااذل قوم فاعزنااللہ بالاسلام فمہمانطلب العزۃ بغیر مااعزنااللہ بہ اذلنااللہ** ''بے شک ہم اقوام میں سب سے کم تر تھے تواللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشی'توجب ہم اسلام سے ہٹ کرکسی چیزکے ذریعے عزت حاصل کرناچاہیں گے'تواللہ پاک ہمیں ذلیل کردے گا''(المستدرک علی الصحیحین 'کتاب الایمان